بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو ٹیموں کا پیسے ملا کر ٹرافی لینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کرکٹ ٹیموں کا پیسے ملا کر ٹرافی لینا کیسا؟

جواب

سوال کے جواب سے پہلے یہ جان لیں کہ کرکٹ عموماً لہو ولعب کے طور پر کھیلی جاتی ہے اور کسی بھی کھیل کو بطورِ لہو ولعب کھیلنا ممنوع ہے۔ لہٰذا اولاً تو ایسے لہو ولعب پر مشتمل کھیلوں سے بچنے کا حکم ہے، تاہم جہاں تک ٹیموں کا پیسے ملا کر ٹرافی (Trophy) لینے کا حکم ہے، تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ چونکہ اس میں سب ٹیموں کی طرف سے پیسے جمع کیے جاتے ہیں اور جیتنے والے کو ان تمام ٹیموں کی دی گئی رقم سے لی جانے والی ٹرافی انعام میں دی جائے گی، تو یہ قمار (یعنی جوا) ہے، اس لیے کہ اس صورت میں ہر ٹیم (Team) کا معاملہ نفع یا نقصان کے خطرے میں پڑ جاتا ہے یعنی اول یا دوم آنے کی صورت میں وہ دیگر ٹیموں کے پیسوں سے خریدی گئی ٹرافی حاصل کرلے گی، جبکہ ہارنے پر اس کی اپنی رقم بھی ضائع ہو جائے گی (اور یہی جوئے کی حقیقت ہے)، لہٰذا تمام ٹیموں سے پیسے جمع کر کے ٹرافی کا انتظام کرنا شرعاً ناجائز اور گناہ ہے۔

ہاں اگر یکطرفہ انعام کی صورت اختیار کرلی جائے کہ ایک ٹیم نے دوسری سے کہا کہ اگر تم جیت گئے، تو تمہیں یہ رقم یا ٹرافی بطورِ انعام ملے گی یا کسی تیسرے فرد) مثلاً اسپانسر Sponsor/ یا انتظامیہ (کی طرف سے جیتنے والی ٹیم کے لیے انعام ہو، تو یہ انعام (ٹرافی) لینا جائز ہوگا، جبکہ کوئی اور مانعِ شرعی نہ پایا جائے۔

لہو ولعب والے کاموں کی ممانعت کے متعلق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل ما یلھو بہ الرجل المسلم باطل، إلا رمیہ بقوسہ، وتأدیبہ فرسہ، وملاعبتہ أھلہ، فإنھن من الحق“ ترجمہ: مسلمان مرد کا ہر لہو ولعب باطل ہے، سوائے اپنی کمان سے تیر اندازی کرنے، اپنے گھوڑے کو سدھانے اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنے کے، کیونکہ یہ حق (با مقصد) ہیں۔ (ترمذی، جلد4، صفحہ 174، مطبوعہ شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی مصر)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(و) کرہ (کل لھو) لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: کل لھو المسلم حرام إلا ثلاثۃ: ملاعبتہ أھلہ، وتأدیبہ لفرسہ، ومناضلتہ بقوسہ“ ترجمہ: ہر لہو ولعب مکروہ و ممنوع ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ”مسلمان کا ہر لہو کام حرام ہے، سوائے تین کاموں کے، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا اور اپنی کمان سے تیر اندازی کا مقابلہ کرنا۔ (تنویر الابصار مع درمختار، صفحہ 662، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مفتی محمد وقارالدین رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1413ھ/1992ء) لکھتے ہیں: "حدیث مبارکہ میں ہے: "کل ما یلھوبہ المرء المسلم باطل إلا رمیہ بقوسہ وتأدیبہ فرسہ وملاعبتہ امرأتہ فإنھن من الحق" یعنی ہر وہ شے جس سے کوئی مسلمان غفلت میں پڑجائے باطل ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا، اور اپنی بیوی سے ملاعبت (کھیل کود) کرنا یہ تین کام حق ہیں۔ حدیث میں واضح طور پر بتادیا کہ مؤمن کی زندگی لہو ولعب کیلئے نہیں ہے۔ لہٰذا تندرستی کیلئے ٹہلنا یا ورزش کے لئے تھوڑا کھیلنا توجائزہے مگر کرکٹ وغیرہ کھیل جس طرح کھیلے جاتے ہیں اس میں کوئی مقصدِ صحیح نہیں بلکہ قوم اور ملک کا بہت بڑا نقصان ہے۔۔۔ اس میں قوم کے مال کی بربادی اور وقت کو ضائع کرنا ہے اور دین کے نقصان کا تو عالم یہ ہے کہ ہزاروں آدمی بیٹھے دن بھر کھیل دیکھتے رہتے ہیں نہ نماز کی پرواہ نہ اپنا وقت ضائع ہونے کی پرواہ۔۔۔ بہرصورت یہ کھیل کھیلنا ناجائز وحرام ہے اور ان کو دیکھنے اور سننے میں وقت ضائع کرنا بھی ناجائز ہے۔" (وقارالفتاوی، جلد3، صفحہ 436-437، بزم وقارالدین، کراچی)

اگرایک فریق کی جانب سے دوسرے کے لیے انعام کی پیشکش ہو یا کوئی تیسرا فرد انعام دے، تو یہ جائز ہے، چنانچہ مجمع الانہر میں ہے:

"(وإن شرط فيها) أي في المسابقة (جعل من إحدى الجانبين) مثل أن يقول أحدهما لصاحبه إن سبقتني أعطيك كذا وإن سبقتك لا آخذ منك شيئا (أو) شرط فيها جعل (من ثالث لأسبقهما) مثل أن يقول ثالث للمتسابقين أيكما سبق له علي كذا (جاز)" ترجمہ: اگر مقابلے میں کسی ایک فریق کی جانب سے انعام کی شرط رکھی جائے، مثلاً ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ اگر تم مجھ سے جیت گئے، تو میں تمہیں یہ انعام دوں گا، لیکن اگر میں جیت گیا، تو تم سے کچھ نہیں لوں گا یا مقابلے میں جیتنے والے کے لیے انعام کی شرط کسی تیسرے شخص کی طرف سے ہو، مثلاً کوئی تیسرا شخص مقابلہ کرنے والوں سے کہے کہ تم دونوں میں سے جو بھی جیتے گا، اسے میری طرف سے اتنا انعام ملے گا، تو یہ جائز ہے۔ (مجمع الانھر، جلد2، صفحہ 549، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی محدثِ اعظم میں ہے: "سب ٹیموں سے پیسے جمع کرکے ان کو کھلایا جائے اور ان جمع کردہ پیسوں میں سے کامیاب شدہ ٹیم کو انعام دیا جائے، تو یہ جوا ہے، حرام ہے، لیکن اگر کوئی آدمی اپنے پاس سے یا ایک ہی ٹیم اپنی طرف سے کامیاب شدہ ٹیم کو انعام دے، تو یہ شرعاً جائز ہے، جب کہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔" (فتاوی محدث اعظم، صفحہ 139، مطبوعہ مکتبہ قادریہ، فیصل آباد)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-085

تاریخ اجراء: 29ربیع الاول 1448ھ/12ستمبر 2026ء